

# ہندوستانی امریکی برادری

لی سیٹ نی ہول

سان

اس میں بکل بکل میں آئے کے لئے پہلے سے وقت لینا ضروری نہیں ہوگا۔ چار کسی بھی وقت طلاق کے لئے آسکا ہے۔ بھتی اور سماجی اثر کی ملائم مقامی اور ریاستی مطابوں پر نظر آجائیں ہیں۔ اس پر تحدید بھی کی جاتی ہے۔ ملی جائیا لوگی کی برونوں کا بردازی میں ہندوستان کا روپ میڈیا میں اپنی مبینہ بحث کا باعث بناتا ہے تاہم ہندوستانی امریکیوں کی حیثیت کا جب اعتراف کیا جاتا ہے تو پرانی سلسلے کے بہت سے لوگوں کی آنکھوں میں انحرافی چک نظر آتی ہے۔

ان میں سے ہوں گا کہتا ہے کہ انہوں نے اگر یہاں آکر بس جانے کا فیصلہ کیا تو اس لئے کیا کہ سکھ پہلے سے اکرم پڑھے تھے۔ سکھوں سے انہیں تحریک اور طاقت ملی۔ سکھوں نے یہ سوں صدی کے شروع میں ہی کلی فوریا کارخانی تھی اور باقاعدہ طاقت سے ۱۲۵ میلیاں میل شال میں واقع ایک شہر یونایٹڈ آپارٹمنٹ کی وجہ سے ہے۔ سکھوں کے گروپ نے پھولے سے دیکی علاقے میں کاشت کاری کی حیثیت سے جتنے کی کوشش کی جگہ تھے ہمارکمیں ہلن میڈی اس، بھتیا لوگی اور برنس کے شے میں اور بڑے شہروں کے علاقوں میں پکھ کرنے کے لئے آئے۔ ان میں سے بہت سے لوگ ایک تباہ ۱۳۰ءے بی سی ڈی "امریکن بورن گھنیزوڈسکی سے پاؤ کے گئے۔ وہیں ہندی میں ملک کو کہتے ہیں جسی دلیش اس ملک کے دنبے والے مردوں گورتوں کے لئے دلی کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

ایک بیگرین کے پیلائر پیک شری و استوک کہتا ہے کہاب ہندوستانی ہونا ہٹیاں ہٹش ہے۔ ۲۵ سے ۳۰ سال کی عمر کے لوگوں پر مشتمل ہندوستانی کی پہلی سلسلے اپنی گھر بیوی جس کی مخصوص کریں۔ تعلیم میں بھی کافی اچھی تھیں ماحصل کی ہے۔ وہ جس پیشے میں بھی ہیں اس میں ماڈرنس ذریعہ ماحصل کی ہے۔ اچھی ملائیں کرتے ہیں اور سارے پیشہ کرتے ہیں۔ ان کے سامنے ہذا کام سلط نہیں ہے۔ ان کے والدین نے جہاں سے زندگی شروع کی تھی وہ وہاں سے بہت آگاہ ہے۔ انہوں نے ان علاقوں کو بہت پہلے پہچان لیا تھا اور یہ بات ان کی بھروسہ اگرچہ تھی کہ یہ گروپ۔

جو سک سائزی میں بھی اور کوئی بھی سے پچھے ہوئے جس میں بھی کیساں طور پر آرام جھوٹی کرتا ہے، اس سلسلے کا ایک ایسے اسٹے سے اپنی شاہست محکم کرنی ہے جس کو وہ اپنی فتحی شاہست کہہ سکتی۔ انہوں نے تھایا کہ لوگوں کی اسی بصیرت سے مجھوں ہو کر انہوں نے اپنا مکان فروخت کر دیا اور "زروان" کے لئے قدر اکٹھا کیا۔ "زروان" دوہری میں ایک خوبصورت سماجی بیگرین بن گیا ہے جس کے پڑھنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ "زروان" میں کہانیاں بھی جھجھی ہیں، سفر کے پارے میں معلومات بھی، سوت سے متعلق مورے بھی، فیشن بھی بھی

بالیوں: فیشن نیز اپنے سواتی کھوڑ لہیں ایک خوبصورت کو اپنے بالاں شام کے کوٹ کی خوبی بیان کر رہے ہوں۔

بالیوں: یوگا ماسٹر مہندر لہورہ ہے ایسا کہ اپنے یوگا استوڈیوں کے ساتھ۔

فراسکو بے ایسا میں آپا خوشحال اور پر اعتماد ہندوستانی امریکی برادری اب وقت کے ناخنوں کو بچ کر ان پر کھڑی اتر رہی ہے۔ یہ لوگ تکا کون و ملی میں پہنچ پڑھت کے مالک بھی ہیں، بڑے اپنے الہوں میں ڈاکٹر بھی ہیں، کالمجوں اور یونیورسٹیوں میں پروفیسری بھی کر رہے ہیں، پرچون کے اسٹور بھی کھول رکھے ہیں، اخبار بھی کھلتے ہیں یعنی اپنی آنے والی نسلوں کے لئے کوئی نہ کوئی ایہم و راہت چھوڑ جانے کے لئے کوشش ہیں۔

دریں اشناں ہندوستانی امریکی برادری کی پہلی سلسلے آنکھوں کو زیر کرنے میں لگ گئی ہے۔ یہ سے لوگ بیگرینوں کے پیلائر بھی ہیں، قلم ساز بھی، بگوکار بھی اور نتھے کپڑوں کے ڈین اسٹر بھی۔ گیتوں میں، نسلوں میں، بخروں میں اور فیشن نہوں میں یہ اپنی ہندوستانی و راہت اور امریکی تحریک، دلوں کا خوبصورت احرار چیز کر رہے ہیں۔ شامل کلی فوریا میں ہندوستانی امریکی برادری کافی مضبوط ہے۔ یہاں ان کی آپادی دو لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ خالی کیا جاتا ہے کہ شامل امریکیں آپادی کے لحاظ سے یہ ہندوستانی امریکیوں کا سب سے بڑا اعلاقہ ہے جہاں بہت جلد ۰۷۰ امریکی لفڑ پر کئی کروڑ امریکی لفڑ سے نیا اٹھایا کئی تو سفر تیر کیا جا رہا ہے۔ یہ سیلز موجودہ اٹھایا کیونکی سیلز سے سائز میں دو گناہوگا جبکہ موجودہ سیلز بھی، آپنی سی کے سر برہاء طاعت حسن کے مطابق شامل امریکی میں سب سے بڑا اٹھائیں امریکیں کیونکی سیلز ہے۔

مخصوص بے کوچلی قفل میں لا جایا جا رہا ہے۔ زمین لے لی گئی ہے۔ سرمایہ عامل کرنے کی ہمہ پہلی رہی ہے۔ اس سے سیلز کے قیام پر ۱۵ میٹر ڈالر سے زیادہ کی لاگت آئے گی۔ یہاں سیلز موجودہ اٹھایا کیونکی سیلز کے قریب ای ملٹیس میں نایا جائے گا جو کہ بے طاقت کی آئندھی کا سوچ میں سے ایک ہے۔ اس میں کلی پار محاوضہ کے بغیر پوری برادری کے لئے ایک میڈیکل بکل بھی قائم کیا جائے گا جس میں رضا کار را اکٹھا اور ترس پھرور اسٹاف کام کریں۔



ہندوستانی امریکیوں کی حیثیت کا جب اعتراف کیا جاتا ہے تو پرانی



نسل کے بہت سے لوگوں کی آنکھوں میں افتخار کی چمک نظر آتی ہے۔



بھی ہے۔ لوگوں کو باشونہ بنا اور خوات کے لئے ان کی حوصلہ فرمائی کرنا بھی ہے۔“  
دوسرے دنیا بوس کو سمجھا کرنے کی امیت ایک اچھے ہے جو زمانیں ایجاد موسیقی تفریخ فیشن ڈیزائن  
تہیم اور صحت پریسے مختلف شعبوں کے خالے سے اس برادری میں بہت صاف صاف جملکاری ہے۔  
پچھا بیٹے لوگ ہیں، جو کسی زبانے میں کلی فوری تباکے نہ جوان لوگ ہوا کرتے تھے۔ آج  
وہ گھر گھر جانے والے لوگ ہیں۔ مثال کے طور پر این کی لپی ۱۱ کے اپدھوت ڈائریکٹر  
زان متحابی، جو کہ رات کے وقت آتے والے اپدھوت کے پوڈر مول کے بعد  
ہیں۔ ایک اور نام ایم ٹائم شیلن کا ہے۔ یہ بالی ووڈ کی فلموں کی کہانیاں لکھنے والے  
سب سے زیادہ قابل فروخت فلمکار ہیں۔ ان کی تازہ ترین قلم ”لیڈی ان ڈاڑھا“ بھی  
حال ہی میں ریٹین ہوئی ہے۔ مالی ثہرست یا تھرموسیقاروی ٹھکر کی بھی الوہا ٹھکر  
نے اپنا چوتھا سلول ام ”راڑھ“ جاری کیا ہے۔ روہی ٹھکر کی موسیقی سے ٹلاس کے  
چارچ ہبھی ان تک متاثر ہے۔

محابی کو دوبار ایگی ایجاد اول چکا ہے وہ ٹلی دین پر بھی عجیب ہیں اور ٹلی دین  
کے پاہر بھی۔ وہ محبوبیت میں کافی بلند مقام پر موجود ایک پوڈر مول اپدھوت  
ستھنے کے بیڑ بان ہیں جس میں اس ملاتے میں اپدھوت کی بہت قدر اور  
غیبات حص لیتی ہیں۔ وہ عمومی مخلوقوں میں بھی مخصوص تھیوں کے ساتھ ہے  
مجبابیاں میں خاص ہوتے ہیں جو انہیں متحابی اداویں اور چارچ ہوتے کے لئے منفرد  
کے جانتے والے جملوں میں خصوصی ہمجان کے طور پر دعوی کیا جاتا ہے۔

میں ہم نجیاراک میں اپنے دفتر سے ٹلی دین پر ایک اٹرڈیو کے دہان فرج احمد نے تھا۔“ بھری  
نسل کی کم ویش ۳۰۰۰ عورتیں اسکی ہیں جن کو بولوں ہے جنہوں کی بھری نیچیں دستیاب ہیں۔ ہم لوگ  
ٹھال امریکے میں بھری نیچیں کہیں ہی تھیات کے لئے یا بھن گھنے بھرنے کے لئے سفر  
کرتے ہیں۔ ہمارا تااظر عالمی ہے۔ برادری اور خادمان ہی ہمارے لئے مطلب ہے تھے ہیں۔ ہم لوگ  
اپنے درٹے اور نیکتت کا اخراج بھی کرتے ہیں اور انہیں فرع مجھی دیجے ہیں لیکن اسی کے ساتھ ہم  
اپنے کارہاؤں اور ذاتی آڑھی کی بھی قدر کرتے ہیں۔“ اتفاق سے اس بیکری میں اس طرح کے  
ذوق کی عکاسی ہوتی ہے۔ فرج احمد نے فیر بولوئی میں بیکریوں اور گری ماحصل کی ہے۔ انہوں نے  
یونیورسٹی آف ورنجنیا سے ٹاؤن کی گرفتاری بھی لی ہے۔ وہ ترکان ویکن کی ایک بھی کوئی نیکی یا بھری نیچیہ  
انہاری ہیں۔“ اس بیکری نے کی چھپائی اور اٹلی اشتہارات کی ہجرتی کرتی ہیں۔

اس بیکری کا ہر ہی کوارٹر ٹلی کون و ٹلی کے قلب میں واقع ماٹھیں دیوں میں ہے۔ یہ بندڑا دسویں  
ہزاری کے دفاتر کے کونے میں واقع ہے۔ سب بھاولی ہاٹ میل کے سر رہا ہے۔ اس نے تقریباً اتفاق  
سے عیزمان ویکن کے ایڈیٹر ٹلیوں کو فوٹو گرافی اور گرافیک لے آئت میں دوسروں پر ٹکانا لوگی کے اعتبار  
سے کافی سبقت ماحصل ہے۔ یہ لوگ ہیں جن کے مال پاکستان میں یا پاکستان میں یا  
ہندستان میں پیدا ہوئے تھے گران لوگوں کی بیچ اکٹھ امریکہ میں ہوئی ہے۔ اس نے ہم لوگوں کو  
اپنی بیکان کے لئے لٹکا کی ضرورت ہے۔“ ہم لوگ دو ٹھیں ہیں۔ ہمارے امر دو ٹھیں پر دو ٹھیں پا  
رہی ہیں اور اپنے اندر دو ٹھیں کوہاں کے ساتھ برقرار رکھنا ایک بڑا کام ہے۔“

اہوو الی جب ہندوستان سے امریکہ آئی تھیں جب وہ ایک لڑکی تھیں۔ وہ کہا اہمیں بڑی کی تھا  
میں کامیاب ہوئیں۔ لیکن اس کے بعد وہ یہ کہتے ہوئے پھر امریکہ لوٹ آئیں کہ یہ تھیں ایڈیٹریشن  
میں اگلی ماٹھیں ڈکری اور ان کا کام ان کے لئے کافی سودا ٹھاٹ ٹھیں ہو رہا ہے۔ وہ موتیقی سے  
لطف انہوں ہوتی ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں اپنا ایک سی ڈی ہائی ہے۔

اور ڈائلی تھیات کا بیان بھی۔ یہ تمام جیزیں ایک اسکی بھی شہری ہائی ہیں جن کا نام  
نوجوان ہندوستانی ماہرین ہیں لیکن یہ تمام جیزیں دوسری ایشیائی اقیانوس کے لوگوں کے  
لئے بھی یکساں ڈیکھی کا باعث ہیں۔

میں ہم نجیاراک میں اپنے دفتر سے ٹلی دین پر ایک اٹرڈیو کے دہان فرج احمد نے تھا۔“ بھری  
نسل کی کم ویش ۳۰۰۰ عورتیں اسکی ہیں جن کو بولوں ہے جنہوں کی بھری نیچیں دستیاب ہیں۔ ہم لوگ  
ٹھال امریکے میں بھری نیچیں کہیں ہی تھیات کے لئے یا بھن گھنے بھرنے کے لئے سفر  
کرتے ہیں۔ ہمارا تااظر عالمی ہے۔ برادری اور خادمان ہی ہمارے لئے مطلب ہے تھے ہیں۔ ہم لوگ  
اپنے درٹے اور نیکتت کا اخراج بھی کرتے ہیں اور انہیں فرع مجھی دیجے ہیں لیکن اسی کے ساتھ ہم  
اپنے کارہاؤں اور ذاتی آڑھی کی بھی قدر کرتے ہیں۔“ اتفاق سے اس بیکری میں اس طرح کے  
ذوق کی عکاسی ہوتی ہے۔ فرج احمد نے فیر بولوئی میں بیکریوں اور گری ماحصل کی ہے۔ انہوں نے  
یونیورسٹی آف ورنجنیا سے ٹاؤن کی گرفتاری بھی لی ہے۔ وہ ترکان ویکن کی ایک بھی کوئی نیکی یا بھری نیچیہ  
انہاری ہیں۔“ اس بیکری نے کی چھپائی اور اٹلی اشتہارات کی ہجرتی کرتی ہیں۔

اس بیکری کا ہر ہی کوارٹر ٹلی کون و ٹلی کے قلب میں واقع ماٹھیں دیوں میں ہے۔ یہ بندڑا دسویں  
ہزاری کے دفاتر کے کونے میں واقع ہے۔ سب بھاولی ہاٹ میل کے سر رہا ہے۔ اس نے تقریباً اتفاق  
سے عیزمان ویکن کے ایڈیٹر ٹلیوں کو فوٹو گرافی اور گرافیک لے آئت میں دوسروں پر ٹکانا لوگی کے اعتبار  
سے کافی سبقت ماحصل ہے۔ یہ لوگ ہیں جن کے مال پاکستان میں یا پاکستان میں یا  
ہندستان میں پیدا ہوئے تھے گران لوگوں کی بیچ اکٹھ امریکہ میں ہوئی ہے۔ اس نے ہم لوگوں کو  
اپنی بیکان کے لئے لٹکا کی ضرورت ہے۔“ ہم لوگ دو ٹھیں ہیں۔ ہمارے امر دو ٹھیں پر دو ٹھیں پا  
کے دریا ہائپر جی تیار کرتے ہیں۔ ایڈیٹر ٹلیوں کا کہتا ہے کہ نوجوان کی تھاوا اشاعت ۳۰ ہزار کا بیان

ہے۔ اس بیکری کی آن لائن ٹلی ایک سر زبان تقابل کرنے کی تیاریوں میں ہے۔  
نوجوان میں یا اگرچہ کی صدر اور چیف مکوکیہ شیا افسر چہ شری پاٹ کہتا ہے کہ“ ہم اس سے  
اگلے مرٹے میں تھی چاکیں گے۔ اگر مرٹ عالمی مرط ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ہم صرف زندگی میں  
خوشی اور سستی چیزیں کہ، سڑا رچھیوں کو کوئی فروع ہی دینا چاہیے ہیں مگر ہمارا متصدد مانوں کو چھوڑنا

کوٹ، پنجاب، موتیان لئے چکتے ہوئے چست اٹھ رگا رہت اور سکرت کے علاوہ بھی کرتے ہوئے دوپتے، ہاں کی بالیاں اور بریس لیٹ کا ایک گلشن دکھایا۔ ان کے یہاں سے یہ سالان خریدتے والے لوگ کی طرح کے ہیں، جیسے قفاری، امریکن، شرق و مشرقی کے لوگ، جنوبی ایشیائی بھائی ہندوستان اور پاکستان کے لوگ، کسی شبے میں تھے وہل، ہونے والے چہرے اور روحی جعلی سیاسی شخصیتیں جیسے کلیرنگور (سابق امپریسمنٹز) فری موت اور سان فرانسیسکو کی گلشنوں کی جان بھے جانے والے لوگ۔ ایک انلو یو میں انہوں نے بتایا کہ وہ اپنے کسی بھی گاہک سے مسحور کرتی ہیں۔ جنی ولی میں اور سینی میں اور والا میں گارمنٹ اٹھڑی سے عشق رکھتے والے ذیز انسوں کے ساتھ کام کرتی ہیں اور ذیز انس کی زیادہ بڑی تصویر ان کے ذہن میں رہتی ہے۔ ان کی تیار کردہ ہر پشاک منزدہ ہوتی ہے اور جدید بھی۔

وہ کہتی ہیں کہ ”ہماری زندگیاں مالی ہوتی ہیں۔“ فیشن بھی اب مالی ہے۔ میں صرف یہ کوش کرتی ہوں کہ مرے غریباری کی خصیت اور اس کی ضرورت وہلوں کی گلشن اس کی پشاک سے ہو سکے۔ جسی پشاک ہیرے گاہوں کو پوری طاقت سے کمزئے ہونے میں مدد دیتا ہے۔“ تین سال پہلے جب ذات کام اٹھڑی کمزور ہونے کی تو انہیں کو گراہک ذیز ان میں ان کی حاصل کی ہوئی، میسز اُگری اور بڑی ہوئی نسلی ہارک و ٹن بہادری کے پھر کی طرف اصل دھارے

وہ مری طرف اونچا ٹکر جیں جو ستاروں از بھی ہیں، یہاں نواز بھی، مویستار بھی، گیت کار بھی اور ہندوستانی کا سکی موسیقی کی رسیا بھی، اور وہ یہ بات مانی ہیں کہ ہندوستانی کا سکی موسیقی بھی اتنی ہی فیشن ہم ہو سکتی ہے جو کہ عیا قسموں کی پاپ سیدھے ڈک۔ مگی ۲۰۰۵ء میں ”راز“ چاری کرنے سے پہلے انہوں نے اور ان کے انجامی مشورہ پاپ چڈت روکی ٹکر نے سان فرانسیسکو اور ہر ہاوس میں ایک پروگرام کیا تھا جس کا ایک ایک ٹکٹ پک گیا تھا۔

ہم ایک یونیورسٹی میں اونچا ٹکر کا ایک انلو یو چھپا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے ”میں زیادہ تو جان پلٹر کے امکانات کو ہوئے کار لانے کی کوشش کر رہی ہوں۔ میرے والدے یہ کام کی کمی دہائیں سمجھ کیا ہے میں جو لوگ ہمیں ۲۳ سال کے قریب ہیں ان کے لئے ضروری

نیچے باشیں: چاروں پر کلاش اپنے بھوئن ”تبلی اور روہن“ کے ساتھ کھہانے کو سجائنا کی ترکیب پر گلنتگو کرتے ہوئے۔

نیچہ: نروان ویمن پہلی پر کے دیہک سریواستہ (باشیں) سلسلہ حق ”میتیجنتگ“ اینٹا بیوٹی ایڈیٹر اور جسے شری پہاڑ ”صد اور سی ای لو“ نروان میڈیا گروپ اپنے تازہ شمارہ کے ساتھ۔ دلیں: اونشکاشنکر ”ستار نواز اور ہندوستانی کلامسیکل موسیقی کی گیاتی پوری امریکہ میں اپنے فن پر بھارت کیلئے مقبول ہیں۔



کی وجہ وہلوں جیسے کچھا ہو گئی ہیں تو ”میں نے یہ فصل کیا کہاب میں خودا ہا کام کر دیگی۔“ بھر میں نے تھے فیشن کے لباس تیار کرنے کے لئے ۲۲ گھنٹوں میں ۲۰ گھنٹے کی کم کام کرنا شروع کیا۔ اب ان کا کار بار خوب پہلوں پہل رہا ہے وہ جو بھی فیشن ٹوکر تیزی میں کچھا بھی بھیڑ رہتی ہے۔

۲۰۰۰ کی مردم شماری کے مطابق اس ریاست کی آبادی میں ایشیائیوں کا حصہ ۱۱٪ یصد ہے۔ یہاں جنوبی ایشیائی ہر اوری کی نیاں پڑھی کے میدان، موسیقی کے میدان، اگرچہ ارث اور اپنا کاروبار ہیں۔ ان ہی اقدار کی حصہ اوری اور ان کی توسیع کی خواہیں کے تحت سواتی کپڑے کی شریش قائم فیشن ٹوکر میں ہندوستانی فیشن کے پہلوں کو شامل کیا ہے۔

سواتی کپڑے تے جارجٹ کا، ایک شام کا لباس پہلائاتے ہوئے، جس میں سلوڈر پر کالا رنگ استعمال کیا گیا ہے، کہا کہ ”ہر پشاک پر ہندوستانی وحشیان۔“ مطل کشیدہ کاری، زری کا کام، کٹ وان، سکر نمازیوں جو مورثیں لباس پر پی لئی ہیں، یعنی دھاگے کا ایک کام جو زندگی میں چک لاتا ہے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر نرم چکلی سلک سازیوں، زری کے کام کے کے ہوئے چھوٹے

چیل ہے کہ وہ موسیقی کے بارے میں اتنا جاتیں بتتا ہے ”الد کے لو جان شدائی جانتے تھے۔“ اونچا ٹکر کا نام ۲۰۰۳ء میں ”۲۰۰۳ سال سے کم عمر کے ۲۰ بڑے“ اور ایشیائی ہیر ورز کی نام کی فہرست میں آپکا ہے۔ ۲۰۰۳ء میں اونچا کو گریجی البارڈ سے نوازا جا چکا ہے۔

یہاں جنوبی ایشیائی ہر اوری کی نیاں پڑھی کے میدان، موسیقی کے میدان، اگرچہ ارث اور اپنا کاروبار ہیں۔ ان ہی اقدار کی حصہ اوری اور ان کی توسیع کی خواہیں کے تحت سواتی کپڑے کی شریش قائم فیشن ٹوکر میں ہندوستانی فیشن کے پہلوں کو شامل کیا ہے۔ سواتی کپڑتے جارجٹ کا، ایک شام کا لباس پہلائاتے ہوئے، جس میں سلوڈر پر کالا رنگ استعمال کیا گیا ہے، کہا کہ ”ہر پشاک پر ہندوستانی وحشیان۔“ مطل کشیدہ کاری، زری کا کام، کٹ وان، سکر نمازیوں جو مورثیں لباس پر پی لئی ہیں، یعنی دھاگے کا ایک کام جو زندگی میں چک لاتا ہے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر نرم چکلی سلک سازیوں، زری کے کام کے کے ہوئے چھوٹے

تلے آسمانوں کو زیر کرنے میں لگ گئی ہے۔



ملہناس کیلی فورنیکاٹ انتیا  
کینیوں سیفتوں میں مہران اہن  
ہندوستانی کلاسیکل ٹانس کا  
سٹافرہ کرتے ہوئے۔

سال ۲۰۰۵ کے خاتمہ پر اس بارہی نے اپنی دوسری سالاندھیافت کی اور اس میں بچوں اور بڑوں کے پروگرام کے لئے ایک اندازے کے مطابق ۳ لاکھ ڈالر حجت کے۔ اس موقع پر ۳۰ شہریوں کے ایک ٹوپ "جالی ووڈا انس" نے اپنا پہلا شعبی کیا۔ اس توڑ میں شرکت کے لئے ۶۸۰ مہماں موجود تھے۔ ارکانگ اور مبرشر خدمات کی ڈائریکٹر تجویج کیلئے کہا "جب ہم لوگوں نے اپنے محرومگوں کو، جو جزوؤں میں درد کی ہے ابھی کرنے کرتے رہے ہیں، کمرے ہو کر ہم لوگوں کے لئے ناچے ہوئے دیکھا تو حیرت سے ہمارے ہر کھلکھل کے کھلے گے۔"

یہ سینٹرگوڈہ والی بھائیں یعنی آں اور گلم کے خواب کی تحریر ہے۔ یہ دلوں بھائیں اس علاقتے میں آکر بس چانے والے ہندوستانیوں کی بھلیں سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ کپیہڑ صحت کے کامیاب ہائج ہیں۔ اس سینٹرنے جو ۲۰۰۴ میں ہندوستانی کلگر اور اقدار کے فروغ کے لئے اپنے دروازے میں بڑوں کے خاندان والوں پر بھی بھولے۔

آنے والے دنوں کا اٹلیا کیوٹی سینٹر، ہندوستانی بارہی کو ہر یہ خدمات فراہم کرے گا۔ اس سینٹر میں وہ ہزار اسکے ازفہ کے رقبے میں ورثش کی سہولت شامل ہوگی، پروگرام اور شو کے لئے آذینوں ہوں گے، ایک لامہری ہوگی، ایک مینڈی یا سینٹر ہوگا، کئی کافرنس ہال ہوں گے، ورثش کی کوئی ہوں گی اور کلاس روم ہوں گے۔ مختصریں نے پر فصل کیا ہے کہ چھوٹے بھائیں اور نوجوانوں کے لئے ایک ہم بچہ پر گرام کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ زبان والی، رقص، گاہنگی، آرٹ اور ساری کیا جائے گا اور ایک ایسا فرم فراہم کیا جائے گا جہاں محرومگوں کے لئے بچا ہو سکیں۔ کامیک رقص کے پروگرام کی سہولت بھی ہوگی۔ اس کے علاوہ شادی اور دوسری طرح کے پارٹیوں کے لئے کھانے پینے کی ساری سہیں فراہم کی جائیں گی۔

بچوں کے لئے جو خدمات فراہم کی چاری ہیں ان میں تو سچ کے اسکول سے پہلے کے اور اسکول کے بعد کے محل لائسنس یا فن پروگرام شامل کے جائیں گے۔ اس طرح کا منصوبہ بھی ہے کہ سلپیس میں ایسے محرومگوں کے لئے جوگروں تک مدد و ہرگے ہیں ہن پرورث کی سہولت بھی فراہم کی جائیگی۔ اس کے علاوہ پچھاٹل کھاناوں کی فراہمی کی کوشش بھی کی جا رہی ہے۔ □

لی سیدت پالمان فرائیمکے باریا میں تھم ایک آزاد قلم صحافی ہیں۔

کھانے بھی کھلاتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ "دیوالی میں طرح طرح کے پکوان کھانے کھلانے کا بہترین موقع ہوتا ہے۔" وہ اس موقع پر روایت پر کافی زور دیتی ہیں۔ احباب اور خاندان کے لوگوں کے خصوصی اجتماعات میں ان کی سینٹر میں رکارگ کھاناوں سے ہر ہن رہتی ہے۔ آلو کے بیٹے ہوئے طرح طرح کے پکوان، پھٹی یا سرقی میں چیزوں والے خوردنی پھول اپنی بھار و کھاتے ہیں۔ ان کی مٹھائیوں میں گلاب چائیں ایسپرائیز ڈیزیریاں اور ناریل، بکھر، گاج اور انجر سے بننے ہوئی پتہ بریاں اور رس ملائی شال ہوتی ہیں۔

ان کے انجائیں مقبل کھاناوں میں بچن گلکھانے، پارکچع چکن، سینٹر اور سینٹر بھائیں کے پکوان، سوسا بول اپ، دلی اٹاکل کے آرفی چکن اپ، پاپیٹ، پوری بیلیا اور ام اپ و قیر و شال ہیں۔ شہوں

نے یہ پکوان ہندوستانی دستخان کے ۲۰۰۵ کے کیلیہڑ رہیں شال کے ہیں۔ اٹلیا کیوٹی سینٹری سربراہ طلاق حسن کا کہنا ہے کہ "ہم لوگ یہ دیکھ رہے ہیں کہ علم اور واقعیت کی حصہ داری اور ٹھللی کی بیاس لوگوں میں ہے۔ ہم لوگوں پر ایک فرش عائد ہوتا ہے کہ ہم اپنے بعد پکھانکی بھروس جیسے بھی چھوڑ جائیں جو صرف ہیئتہ ہوں۔ چھوٹے بھائیں پر مشتمل آج کی سال اور ان کے بعد آتے والیں سل کی خدمت اس وقت تک بہتر و مہنگے سے بھیں ہو سکتی جب تک کہ ہم اپنے بیچے اپنی شفات، رواجیں اور قدریوں کا ترکنہ چھوڑ جائیں اور اپنے گرد موجو زیادہ ہوئی امری بارہی کو بھی جھے میں سیچنے شدیں۔" مجھے اسید ہے کہ اٹلیا کیوٹی سینٹر اس میں کامیاب ہو گا۔"

لی پیش میں ۲۰۰۷ء میں اسکے رقبے میں واقع موجودہ اٹلیا کیوٹی سینٹر اور قریب واقع ایک اور چھوٹے سے ذیلی سرکز میں کم و بیش ۲۵۰۰ باضافہ بھر جیں۔ اس سرکز میں ایسے ہاتھی، شفاقتی، ہنری اور عوامی پروگرام ہوتے رہتے ہیں جن سے تصرف ہندوستانی بارہی کو تحدی ہونے کا موقع ہتا ہے بلکہ مقابی بارہی میں اپنے چکر کے بارے میں بیداری لانے کی بھی صورتیں ملتی ہیں۔

ان پروگراموں میں محرومگوں بھی شامل ہوتے ہیں، پیچے بھی اور نوجوان لوگ بھی۔ یہاں اور کاروں کے قرائے کلب کافی مقبول ہیں۔ کچھ خصوصی مواقع ہیں جیسے ہال ڈے، دیوالی اور دیگر تھوڑا، جب مختصریں کے بیان کے مطابق ایک نیٹ میں ۶۰۰۰ لوگ تک اس سینٹر میں جمع ہوتے ہیں۔ اٹلیا کیوٹی سینٹر کی مالی اعتماد کے طریقوں میں (فی خاندان ۵۰۵۰ ڈالر) مبرشر فیس کے علاوہ، مخفی اداروں، عمومی اداروں اور حکومت کے لاملاں ہیں۔